© rasailojaraid.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض

نجم الدین زرکوبؒ

اور اُن کا

فتوت نامہ

شیخ نجم الدین ابوبکر ابن محمد زرکوب تبریزی ساتویں آٹھویں صدی ہجری کے صوفیا میں سے تھے۔ صوفیا کے معروف تذکروں میں ان کے مجمل حالات زندگی ملتے ہیں۔ ابن الکربلائی (حافظ حسین کربلائی تبریزی م ۹۹۷ھ) کی مفید کتاب "روضات الجنات و جنات الجنان" میں تبریز میں مدفون دیگر مشائخ کی طرح ان کے حالات بھی کسی قدر اجمال کے ساتھ دست یاب ہیں۔ اس کتاب کو جعفر سلطان القرآئی نے شائع کروایا ہے۔ (تہران، جلد اول ۱۹۶۵ء اور جلد دوم ۱۹۶۶ء) اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے ۷۱۲ھ میں کوئی بیاسی[۸۲] برس کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کی دو کتابیں "فتوت نامہ" اور "صحبت نامہ" تھیں۔ وہ شاعر بھی تھے، نجما اور زرکوب ان کے تخلص رہے ہیں۔

"صحبت نامہ" ان کی ایک منظوم تصنیف تھی، جو اب ناپید ہے۔ "فتوت نامہ" مجلہ اقتصاد دانشکدہ استنبول کے ۱۹۴۹ء کے "فتوت نمبر" میں شائع ہوا۔ مرتضیٰ صراف نے رسائل جوانمرداں (تہران ۱۹۷۳ء) نام کے مجموعے میں اُسے دوبارہ شائع کروا دیا ہے۔ یہ دونوں اشاعتیں، کتب خانہ ایاصوفیا استنبول کے مخطوطہ نمبر ۲۰۴۹ کی رو سے ہیں، مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"فتوت نامہ" کی جو عبارات "روضات الجنات وجنات الجنان" میں نقل ہوئی ہیں، وہ اس مخطوطے میں ناپید ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ زرکوب کے "فتوت نامے" کے بعض حصّے مخطوطے سے غائب ہیں یا انھوں نے بھی شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (م ۶۳۲ھ) کی طرح ایک سے زائد "فتوت نامے" لکھے تھے۔

حالاتِ زندگی اور شعر گوئی

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا، شیخ زرکوب کے حالاتِ زندگی پردۂ خفا میں ہیں۔ "روضات الجنات" سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیخ سعدالدین حمویؒ کے مرید تھے۔ وہ اپنے عصر کے محترم اور مخیر صوفیا میں شمار ہوتے تھے۔ سلاطین ایلخانی کے مشہور وزیر رشیدالدین فضل اللہ ہمدانی (م ۷۱۸ھ) اور شیخ کے درمیان مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ رشیدالدین اپنے مکاتیب میں شیخ موصوف کا بے حد احترام کرتے نظر آتا ہے۔ "روضات الجنات" میں ہے:

"وی عالم بودہ بہ علوم ظاہری و باطنی واز کمل اولیا است
بہ طریقت دانی وی در آذربائیجان بزرگی نبودہ است .... ملاذ و ملجای علماء و فقرا بود وشان عظیم یافتہ است۔" (روضہ چہارم - جلد دوم صفحہ ۴۱۸ تا ۴۲۰)

شیخ نے فتوت نامہ میں اپنی کتاب صحبت نامہ کے یہ دو شعر نقل کیے ہیں ؎

سیاہ و سرد و سخت است آہن آخر
بہ شرحم نیست حاجت ہست ظاہر
ولیکن چون در آتش گرم گردد
بہ صحبت گرم و سرخ و نرم گردد

فتوت نامہ میں بھی ان کے بہت سے اشعار منقول ملتے ہیں ؎

راضی از تو خدای تو وقتی است — کہ بکار خدا رضا باشد
کسانی از محبت ہوش دارند — کہ حفظ الغیب یاران گوش دارند
اگر صد جوی خون در عین دریا — رود در حال گردد عین دریا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر زندگانی ہمایون کنی بجود خلق را رغبت افزون کنی

بسیار مخور کہ سخت افکار شوی
اندک خور و پاک خور کہ بیدار شوی
پرخواری تو ہمہ ز پرخواری تست
کم خوار شوی، اگر تو کم خوار شوی

اگر لذت ترکِ لذّت بدانی
دگر شہوت خویش لذّت نخوانی

مگراسی کتاب میں ایک ناتمام سا قصیدہ "فتوّت" بھی ہے۔ مکمل قصیدہ بظاہر "صحبت نامے" کا حصّہ تھا اور وہ فی الحال دست یاب نہیں ہے۔ قصیدے کے منقولہ ۴۲ اشعار میں سے بعض جو موضوع جواں مردی پر روشنی ڈالتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں ؎

فتوّت شیوۂ ہر بی ادب نیست
فتوّت پیشۂ پیغامبران است

فتوت چیست؟ صرف علم کردن
چو طالب مستعد آن بیان است

فتوت چیست؟ ترک جہل گفتن
کہ جاہل در فتوت بدگمان است

فتوت از خود انصاف است وادن
کہ بی انصاف دائم در فغان است

فتوت چیست؟ در بازارِ معنیٰ
ز اخلاق حمیدہ کاروان است

فتوت اعتقاد عقل و قلب است
فتوت استوای جسم و جان است

بہ معنی آفرینش یک وجود است
فتوت [illegible] آفرینش [illegible] است

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فتوت فرض کردی چون دہانی
مروت اندر وہم چو زبان است

کسی کش چشم معنی باز باشد
فتوت در ہمہ اشیا روان است

فتوت بوستان و شرع چون تخم
طریقت چون درخت بوستان است

حقیقت میوہ ہای نغز و شیرین
کہ در باغ فتوت جاودان است

فتوت دار را در ہر دو عالم
از ارعز و خدمت بر میان است

فتوت دار را بر فرق معنیٰ
ردای کبریای طیلسان است

فتوت دار آن باشد کہ او را
اگر مال است وگر جان، درمیان است

فتوت دار میدانی کہ باشد ؟
فتوت دار آن کو مہربان است

فتوت دار آن کو دل نواز است
فتوت دار آن کو دل ستان است

اگر خود نیم نانی ملک دارد
فتوت دار دائم میزبان است

جہان را خلق ہم چون گلہ دان
فتوت دار مانند شبان است

مندرجہ بالا اشعار فتوت یا جواں مردی کے موضوع کو واضح کردیتے ہیں۔ راقم سطور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس موضوع کے بارے میں ۱۹۶۸ء سے تا ایں دم لکھتا رہا ہے - یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں -

یہ نکتہ قابلِ ذکر ہے کہ فتوت یا جواں مردی مسلمانوں کا ایک اجتماعی اخلاقی نظام رہا ہے - اس کا لُبِ لباب حقوق اللہ اور حقوق العباد کا علی التساوی ادا کرنا تھا - عالمِ اسلام کے مختلف ممالک میں دُوسری تا گیارھویں صدی ہجری فتوت یا جواں مردی کی تحریک مختلف ناموں کے ساتھ موجود رہی ہے - اس تحریک کے رطب و یابس کو پروفیسر ڈاکٹر مصطفیٰ جواد مرحوم نے ابن المعمار حنبلی (م ۶۴۲ھ) کی "کتاب الفتوۃ" (عربی) کے مبسوط مقدمے میں اجاگر کیا ہے - (کتاب مذکور، بغداد ۱۹۵۸ء)

شیخ زرکوب کے عصر میں یا ان سے کچھ پہلے اور بعد کئی فتوت نامے عربی یا فارسی زبانوں میں لکھے گئے ہیں - اُوپر ابن المعمار حنبلی کے عربی فتوت نامے (کتاب الفتوۃ) کا ذکر آیا ہے - شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے دو فارسی فتوت نامے دست یاب ہیں - آٹھویں صدی ہجری میں شیخ عبدالرزاق کاشانیؒ (م ۷۳۶ھ)، شیخ علاء الدولہ سمنانیؒ (م ۷۳۶ھ) اور میر سید علی ہمدانی شاہ ہمدانؒ (م ۷۸۶ھ) نے فتوت نامے لکھے تھے - آخری مصنف کے رسالہ "فتوتیہ" کو راقم نے ۱۹۷۱ء میں ادارہ اوقاف پنجاب لاہور کی طرف سے شائع کروایا تھا - مدعا یہ کہ شیخ زرکوبؒ نے بھی فتوت کے تداول کے عصر میں یہ کتاب لکھی ہے - "رسائلِ جواں مرداں" مرتبہ مرتضیٰ صراف (تقطیع ۱۰" × ۷") میں کتاب کا متن صفحہ ۱۶۸ تا ۲۱۷ پر مشتمل ہے -

فتوت نامۂ شیخ زرکوبؒ کے محتویات

راقمِ سطور کے نزدیک یہ فتوت نامہ بڑا جامع ہے - خصوصاً "فتوت بطور اخلاقی نظام" کے - بعد کے فتوت ناموں میں فتوت نامہ سلطانی مصنفہ حسین واعظ کاشفی (م ۹۱۰ھ) جامع تر ہے، مگر کتاب کی کئی بحثیں غیر منطقی اور مضحکہ خیز ہیں - اس فتوت نامہ میں شیخ زرکوبؒ نے اپنے مباحث مختصر رکھے ہیں، لیکن ان کی گفتگو خاصی با ہدف اور رسا رہتی ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آغاز میں انھوں نے فتوت اور تصوف کی تعریفات پیش کیں اور دونوں کے رابطے کو بیان کیا - ان کے نزدیک "فتوت" عملی تصوف ہے - صوفیا ئے کرام بعض تارکِ دنیا ہو سکتے ہیں مگر فتیان عملی لوگ ہوتے ہیں - وہ دین کے احکام کے پابند اور عامل ہونے کے علاوہ خلقِ خدا کو رفاہ و آسائش دینے کی خاطر کوشش کرتے ہیں - شیخ جنید بغدادیؒ ضعیف و نزار اور کسی جسمانی نقص کے حامل شخص کو فتی نہ مانتے تھے - مصنف لکھتا ہے کہ عورتوں کی فتنہ پردازیوں سے مسحور ہو جانے والا بھی فتی نہیں ہو سکتا - یہاں انھوں نے اپنے کسی قصیدے کے تین شعر بھی نقل کیے ہیں ؎

زنی از دور می بینی دو پایت سست می گردد

خجل از حق نمی باشی از این نفس و از این عصیان

مثال این زنان مار است کز نرمی و رنگینی

بصورت جملہ از چیزہ اند در معنی ز بندستان

بدان نرمی و رنگینی مشو مغرور و ماران را

کہ دندانی نہانی دارند و زہر اندر دہان دندان

(رسالہ جوان مردان صفحہ ۱۰۱)

فرماتے ہیں کہ "جوانمرد وہ ہے جو خالق اور مخلوق کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے - خالق کے ساتھ بندگی کا عہد ہے اور مخلوق کے ساتھ بنی نوع ہونے کے اتحاد و اتصال کا - خالق کی عبادت و اطاعت کی جائے اور مخلوق کے ساتھ تعاون علی البر تو فتوت کا چہرہ نمایاں ہو جائے گا"

حقوق العباد کے بارے میں شیخ زرکوبؒ نے مفصل بحث کی ہے - وہ لکھتے ہیں کہ "جوانمرد ابنائے نوع کا حامی اور پشتیبان بنتا ہے - وہ خالق کا نیاز مند ہے مگر دوسروں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی اس کا شعار و دثار بنتا ہے - دوسروں پر بوجھ بننے والے جوانمرد نہیں ہیں"

فرماتے ہیں کہ موضوعِ فتوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر منحصر ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علیٰ خلق اللہ۔ (صفحہ ۱۷۶)

فتوت و جواں مردی کے بیان میں مصنف نے، دیگر صاحبانِ فتوت ناموں کی طرح، انبیاءؑ، صحابہؓ اور بزرگانِ تصوف کے حالات سے استناد اور استشہاد کیا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ نے آتشِ نمرود میں ڈالے جاتے وقت حضرت جبرئیلؑ سے بھی مدد نہ لی کہ مبادا اس سے توحیدِ حقیقی میں خلل واقع ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آتش کدے کو ان کے لیے گلزار بنا دیا۔ (صفحہ ۱۷۳)

حضرت علیؓ، نبی اکرمؐ کی ہجرت کے موقع پر جان جانے کی پرواہ کیے بغیر آپؐ کے بستر پر اطمینان سے سوئے رہے تاکہ کفار کو نبی اکرمؐ کی ہجرت کا علم نہ ہو سکے۔ یہ جان کی جواں مردی ہے۔ حضرت علیؓ کی مالی قربانی کے واقعات بھی بہت سے منقول ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مالی قربانی کے اس واقعے کو (صفحہ ۱۸۰) شیخ نے لکھا ہے جسے علامہ اقبال کے درج ذیل شعر نے ایک مثل بنا دیا ہے ؎

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

بہتر ہوگا کہ یہاں شیخؒ کے بیان کو ترجمہ کرکے پیش کردیں۔

"۔۔۔۔ جان کی فتوت کی مثال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی پیش کی۔ آپ نے غارِ ثور میں اپنا پاؤں سانپ کے منہ پر رکھا، سانپ کے کئی ڈنگ کھائے اور ہلے تک نہیں۔ مبادا خلائق کی بہترین ہستی جاگ جائے۔ آپ نے مالی فتوت و جواں مردی کا نمونہ بھی فراہم کیا۔ ایثار کے ایک موقع پر آپ کے پاس اسی ہزار درہم تھے۔ آپ یہ سب رقم نبی اکرمؐ کی خدمت میں لے آئے اور کندھے پر ایک گلیم ڈالے آ کھڑے ہوئے۔ نبی اکرمؐ نے پوچھا: ابوبکر! اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ فرمایا: خدا اور اس کے رسولؐ کو۔

[illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی [illegible]

قرآن نے ایجا... ایثا...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کے پاس ایک دفعہ چار درہم تھے، آپ نے ایک چھپاکر اور دوسرا آشکارا سائل کو دے دیا۔ تیسرا رات کو راہِ خدا میں دے دیا اور چوتھا دوسرے دن صبح دے کر قصہ پاک کر بیٹھے اور اس آیت مبارکہ کا مصداق بنے کہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (آیۃ ۲۷۴ سورۃ ۲ البقرۃ)

کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت علیؓ اور ان کے اہل و عیال نے پانچ دن تک افطار نہ کیا تھا۔ اگلے دن جَو کی پانچ روٹیوں کا اہتمام کیا گیا کہ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور ان کا ایک خدمت گار افطار کرے، لیکن اس وقت ایک فقیر آنکلا اور سب نے اپنی اپنی نانِ جَویں اُسے دے ڈالی ؎

نیکی بکن اگرچہ اندک دانندش
کاندک نیکی از تو بس دانندش
آن سخت رسن کہ آیت از چہ بکشد
مو مو ست کہ جمع شد رسن خوانندش"

فرماتے ہیں (صفحہ ۱۷۲) کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے چار سَو دُرّے کھائے اور قرآن مجید کو مخلوق نہ کہا۔ یہ بھی جواں مردی اور فتوت کی ہی ایک مثال ہے۔ یہاں انھوں نے مختلف اعضا و جوارح کی فتوت اور اقسام فتوت سے بھی بحث کی ہے۔ آگے فتوت کی ایجابی اور سلبی صفات آتی ہیں۔ اس فصل کا اختتام یوں ہے :

"... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الجماعۃ رحمۃ والفرقۃ عذاب یعنی در جماعت رحمت است و در تنہائی عذاب"

شیخ مذکور نے فتوت نامہ میں منقول ہر آیت یا حدیث کا فارسی ترجمہ بھی نقل کرتے رہے ہیں۔ کتاب کا آخری حصہ فتوت کے آداب و رسوم کے بارے میں ہے۔ مسلکِ فتوت میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داخلے، لنگر کھانا، شربت فتوت، شلوار پوشی اور نمکین پانی پینا وغیرہ، یہاں بالتفصیل مذکور ہیں۔ (دیکھیے ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد، بابت اپریل و مئی ۱۹۸۰ء میں میرا مقالہ)

اقوالِ فتیان

شیخ زرکوبؒ نے بزرگانِ فتوت کے اقوال نقل کیے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر فتوت، کے ایک شعبے مروّت سے مربوط ہیں۔ مروت (اصل مرووت: مردانگی)، کو عطار نام کے ایک شاعر نے بھی (یہ عطار نیشاپوری نہیں ہے)، فتوت کی بہتّر شرائط میں سے ایک شرط قرار دیا ہے۔

کہ ہفتاد و دو شد شرطِ "فتوت"
یکی زان شرطہا باشد "مروّت"

عطار کے منظوم فتوت نامے کو راقم نے ادارہ اوقاف ایران کے مجلہ معارف اسلامی میں شائع کروایا تھا (تہران اپریل ۱۹۶۹ء)۔ اور اس میں مذکور بہتّر شرائطِ فتوت، شیخ زرکوبؒ کے فتوت نامے میں بھی موجود ہیں، مگر "مروّت" پر انھوں نے مختصر سا ایک پورا باب تحریر کیا ہے۔ اس کے علاوہ فتیان اور بزرگانِ تصوف اور فتوت کے جو اقوال انھوں نے جمع کیے، وہ بھی "مروّت" سے مربوط ہیں مثلاً

نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اہلِ مروت قیامت کے دن امن و آسائش میں ہوں گے۔

حضرت علیؓ کا قول ہے: مروّت عفت، غیرت اور مال داری اور تنگ دستی دونوں کی صورت میں بخشش کرنے کا نام ہے۔

خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا: مروّت، صدق گفتار ہے اور دوسروں کی خاطر رنج و مصیبت برداشت کرنا۔

مروّت

مروّت اگرچہ فتوت و جوانمردی کا ایک شعبہ ہے، مگر اس جزو میں کُل کی جملہ تعلیمات سما گئی ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"بندگانِ فتوت نے خوب کہا ہے کہ مروت اس مسلک کی ایک شاخ ہے، لیکن یہ خاکسار کہے گا کہ فتوت کے ہر بند میں مروت کی نسبت سرایت کیے ہوئے ہے۔ فتوت ایک درخت تو مروت اس کا میوہ ہے۔ ہم نے "قصیدہ فتوت" میں اس بات کو واضح کیا ہے[1]۔ مروت اللہ تعالیٰ، انبیاءؑ، فرشتوں، بندگانِ دین، اولیاء اللہ، اپنے اہل و عیال، رشتہ داروں اور عام مخلوق کے ساتھ نسبت و رابطہ رکھنے اور اس رابطے کو نباہنے کا نام ہے .... "

یہ باب مروت کا آغاز تھا۔ بعد میں وہ نسبت و رابطے کی وضاحت کرتے ہیں۔ خدا کے اوامر و نواہی کی پابندی رابطہ خدا کا تقاضا ہے۔ نبی اکرمؐ اور دیگر انبیاءؑ کی سنت کی پیروی ان سے نسبت رکھنے کا متقاضی ہے۔ فرشتے، نبی اکرمؐ پر ہمیشہ درود بھیج رہے ہیں اور مومنوں کی بخشش کے لیے بھی دعاگو ہیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھنا یہ ہے کہ انہیں اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے اور انہیں اللہ کی فرماں بردار مخلوق مانا جائے۔ شیخ نجم الدین رازیؒ نے دیگر نسبتیں بھی اسی طرح گنوائی ہیں۔ یہ باب حقوق و فرائض کی بحث کے ضمن میں بے حد قابل قدر ہے۔ مگر فی الحال شیخ موصوف اور ان کے فتوت نامہ کے اس مختصر تعارف پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

---

[1] فتوت ہم چو صاحب حسن شخصی است — مروّت حسن او را ہم چو آن است
فتوت در مثل آئینہ دان — مروت چون صفای روی آن است
فتوت دیگر انسان را حوائج — مروت چون نمک اندر میان است
فتوت خان و مان معنوی دان — مروت زینت آن خان و مان است
فتوت روز خورشید است و شب ماہ — مروت چون ضیا و نور شان است
فتوت گلستانی دان سراسر — مروت ہم چو گل در گلستان است

(رسائل جوان مردان صفحہ ۱۷۸)

© rasailojaraid.com